مرثیۂ دیگر

ہائے وہ ناتی تمہارا یا نبی
فاطمہ کے سن کا پیارا یا نبی
ظالموں نے کر بچارا یا نبی
کیا کہوں کس طرح مارا یا نبی
واں موا پیاسا ترا لختِ جگر
تھے جہاں سیراب حیواں سربسر
گرچہ تھا اِک تیر کے پرتاب پر
واں سے دریا کا کنارا یا نبی
گوسفندوں کا جو کاٹیں ہیں گلا
اُن کو بھی دیتے ہیں پانی اولا
ذبح کرتے وقت ایسے کو بھلا
نیر نہ میٹھا نہ کھارا یا نبی
شاخ سے کوئی اگر توڑے ہے پھول
دیکھنے والے کا دل ہووے ملول
اُس تنِ نازک سے کہہ تو کس اصول
ظالموں نے سر اُتارا یا نبی
فاطمہ سے کہہ کہ ہوویں دادخواہ
قتل یوں شبیر ہووے بے گناہ
وہ گلو جو تھا ترا نت بوسہ گاہ
واں چلا خنجر دو دھارا یا نبی
گر کہیں مر جائے کوئی بے وطن
اُس کو بھی ملتا ہے دس گز کا کفن
یوں پڑا سوکھے ترے پیارے کا تن
بے جنازہ و بے گہوارہ یا نبی
نے کوئی بھائی بچا نہ ابنِ عم
لاش پر ہے لاش بیٹوں کی بہم
ہو گئے سب طعمۂ تیغِ ستم
گھر کا گھر اُجڑا ہے سارا یا نبی
ایک جو جیتا بچا ہے عابدیں
اُس کے بھی جینے پہ ہے کس کو یقیں
کوئی عترت کو نظر آتا نہیں
اب تسلی دینے ہارا یا نبی
صبح سے منزل چلے وہ تا بہ شام
تلووں میں کانٹے چبھے ہر ایک گام
ٹھوکروں سے اُڑ گئے ناخن تمام
دشت یہ پُر ہے زخارا یا نبی

کہ تو اُس بیکس کی کیا تقصیر ہے
اس کے پاؤں بیچ کیا زنجیر ہے
کر چک اس کی جلد تو تدبیر ہے
ہو یہ دُکھ کب تک گوارا یا نبی
ایک تو غم سے پدر کے سینہ ریش
تس پہ طعن و طنز سے سو دل ہیں نیش
اشقیا بکتے ہیں جو کچھ گرد و پیش
کس کو ہے کہنے کا یارا یا نبی
تپ سے جلتا ہے بدن خورشید وش
اس مصیبت پر علاوہ ہے عطش
کچھ نہیں ہاتھ اُس کے اور اسکو ہے غش
راہ چلنے کا سہارا یا نبی
اُن پہ جو گذری ز دست شامیان
تم پہ ہے سب آشکارا یا نبی
پُرزے پُرزے ہو گیا اکبر مِرا
گود نے میرے گیا اصغر مِرا
خاک میں اس دشت کی اکبر مِرا
مِل گیا ہر ماہ پارا یا نبی
دینی تھی ان کے عوض روزِ ازل
دولتِ کونین مجھ کو بے خلل
مِل کے سب سمجھا رہے پر اُس محل
میں نہ دامن واں پسارا یا نبی
سو بریکے سر کا برچھی پر وہ حال
تیر کی تھی حلق میں چھوٹی کی بھالی
باپ نے وہ کھینچ کر ڈالی نکال
خون کا اُچھلا پُھسارا یا نبی
نزد تازہ ہے جہاں پانی سے خلق
پیاس سے بچوں کو میرے تھا یہ قلق
پانی کا کرتے تھے واں وہ تشنہ حلق
ہچکیاں لے لے اشارا یا نبی
ڈس گیا داماد کو نیزہ ہو ناگ
مِل گیا ماٹی میں دولھن کا سُہاگ
اقربا میں ہیں عجب میرے بھی بھاگ
نحس اتنا بھی ستارا یا نبی
بخت بد کی کیا کہوں میں نوک جھوک
لگ گئی کس کی نہ جانے مجھ کو ٹوک
گھر کا گھر میرا دیا آفت میں جھوک
لوں میں جا کس کا سہارا یا نبی
ہو وے جس دن عرصۂ یوم التناد
لیجے ہر مظلوم کی ظالم سے داد

حالِ فرزندوں کا اپنے رکھیو یاد   بیکسوں کا تم ہو چارا یا نبی
اُلغرض بانو یہ جب کرتی تھیں بین   ہر طرف خونابِ دل روتے تھے نین
ایک دل کو واں نہ تھا اک لحظہ چین   آب تھا ہر سنگ خارا یا نبی

سودا مجرم ہے بڑا اے شاہِ دیں   رو نہیں ہے حشر میں جس کے تئیں
اور کسی جاگہ مفر اُس کو نہیں
ہے یہ اور دامن تمہارا یا نبی